Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل
ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد ...

ٹیلیفون نمبر ۲۵۴

قیمت ... پیسے

جلد [illegible] | ۱۴ رجب ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۵ ظہور ۱۳۴۶ش ۔ ۲۵ اگست ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۹۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۲۳ ظہور کی شب کو ساڑھے سات بجے بذریعہ کار چند یوم کے لئے ایبٹ آباد سے ربوہ تشریف لے آئے ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لائیں ۔ انکے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ ربوہ تشریف لائے ہیں ۔ حضور چند روز ربوہ قیام فرمانے کے بعد ایبٹ آباد واپس تشریف لے جائیں گے ۔

حضور کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح کل ۲۳ ماہ ظہور بروز بدھ مسجد محمود میں بعد نماز عصر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا ۔ افتتاح کے موقعہ پر ۱۰۹ طفل نو اطفال نے شمولیت کی ۔ تلاوت و عہد کے بعد ناظم اطفال نے کلاس کا تعارف کروایا ۔ بعد ازاں مکرم صدر محترم نے اطفال کو ضروری نصائح فرمائیں ۔

یہ کلاس ۲۲ ظہور سے ۳۱ ظہور تک روزانہ صبح سات بجے سے ۱/۲ ۱۰ بجے تک مسجد محمود میں ہوا کرے گی ۔

(نگران تربیتی کلاس)

ضروری اطلاع

ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات تعلیم الاسلام کالج و تعلیم الاسلام ہائی سکول و جامعہ نصرت نصرت گرلز ہائی سکول و فضل عمر ماڈل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ۲ اکتوبر کو کھلیں گے ۔ احباب مطلع رہیں ۔

(ناظر تعلیم)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے ۔

ایمان وہ قوت پیدا کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات معلوم ہوتی ہے

" خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا ۔ مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کیلئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک ہی سے ہوتا ہے ۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے ۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے ۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی کہ جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتوان انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو تاج و تخت ملیگا ، ظاہری آنکھ تو اسکے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے ۔ جس کا نتیجہ صریح بد معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑیگا ۔ اور وہ چکنا چور کر ڈالیگا اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے ۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اسکی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا ۔ اُس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا ۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو اُن ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی ۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے ، جس کو ناتوان اور بیکس کہتے تھے ، اس نے اس ایمان کے ذریعہ اُن کو کہاں پہنچا دیا ۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا ، پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے ۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا ۔ ایمان نے اُن کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲)

عشرہ تحریک جدید اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام

تحریک جدید کا نظام براہ راست خلیفہ وقت کی نگرانی اور راہنمائی میں دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا عظیم فریضہ ادا کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ہم دنیا کے اکثر حصوں میں احمدیت کے روحانی انقلاب کے ذریعہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہوتے دیکھ رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں احمدی نوجوانوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ۔ تحریک جدید کے نظام کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہر خادم پر لازم ہے اور اس سلسلہ میں سستی نہیں ہونی چاہیئے ۔

شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیر اہتمام تمام مجالس یکم تبوک سے ۱۰ تبوک ۱۳۴۶ھش مطابق یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۷ء تک

" عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید "

منا رہی ہے ۔ تمام خدام سے درخواست ہے کہ تحریک کے مالی جہاد میں شریک ہو کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ عشرہ وصولی کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ہماری حقیر قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہماری مساعی کو مثمر ثمرات بنائے ۔ آمین

(خاکسار حمید اللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ ۔ قائم مقام ایڈیٹر : شیخ خورشید احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ وہ انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنیوالا اور اُسکے درخت وجود کی ہر شاخ کی پرورش کرنیوالا ہے

پہلے انبیاء کی شرائع نے انسان کی جزوی ترقیات کے سامان تو فراہم کئے تھے لیکن اسکی کامل ارتقاء کو بالکل نظرانداز کردیا تھا

ہر احمدی فرد کا فرض ہے کہ وہ اس عظیم کتاب پر غور کرے اور اسی میں سے اپنی تمام لذتوں کے سامان تلاش کرے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۱۴ ماہ وفا ۱۳۵۱ھش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم، اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی۔

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
پچھلے خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ قرآن کریم بڑی عظمت اور شان کا مالک ہے۔ اس نے اپنی عظمت اور علوّ شان کے متعلق خود دعویٰ بھی کیا ہے اور اس کے دلائل بھی دیئے ہیں۔ چنانچہ پچھلے خطبہ میں مَیں نے قرآن کریم کی اس شان کو مختصراً بیان کیا تھا اور بتایا تھا کہ قرآن کریم انسان کی ناقص عقل کے اختلافات کو دُور کرنے کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور اس کے حق میں دلائل بھی دیتا ہے۔ اور عقول ناقصہ کے اختلافات دُور کر دیتا ہے۔
آج قرآن کریم کی

ایک اور عظمت

ایک اور شان کے متعلق میں مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت تک انسان کی طرف جتنی بھی آسمانی ہدایتیں نازل ہوئی ہیں، ان میں سے ہر ایک میں ایک چیز نمایاں طور پر ہمیں نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم انسان کی جزوی ترقیات کے سامان پیدا کرتی تھیں۔ وہ انسان کی کامل ترقی کے سامان نہیں پیدا کرتی تھیں۔ اس لئے کہ انسان اپنی صلاحیتوں کے لحاظ سے ابھی اپنے ارتقاء کو، اپنے عروج کو نہیں پہنچا تھا۔ تاہم یہ بات ہم تسلیم کرتے ہیں کہ انسان اپنے ارتقائی اَدوار میں جس مقام، جس وقت، جس زمانے اور جس ملک میں رہتا تھا اُس زمانے، اُس ملک اور اُن حالات میں اُس کے مناسب حال جو بھی تعلیم تھی، وہ اللہ تعالیٰ نے اُس قوم کی طرف اُس زمانے کے نبی کے ذریعہ نازل کی اور اس طرح انسان کی جزوی ترقی کے درجہ بدرجہ سامان پیدا کئے جاتے رہے تاکہ انسان جزوی ترقیات کے نتیجہ میں

ارتقائی مدارج

میں سے گذرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کے عروج کے لحاظ سے اس زمانے میں پہنچ جائے جس میں انسان کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت ہونے والی تھی۔
پس قرآن کریم سے پہلے کی جس قدر بھی ہدایتیں اور شریعتیں ہیں وہ انسانوں کی حالت کے لحاظ سے اور اُن کی ضرورت کے لحاظ سے، اُن کی جزوی ترقی کے سامان پیدا کرتی چلی آرہی تھیں۔ اس سے زیادہ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتی تھیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے انسانی تاریخ کا مطالعہ اپنی ذات میں ایک بڑا لطیف مضمون ہے۔ اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے ہدایت پاکر اپنے اپنے زمانہ میں انسان کی جزوی ترقی اور اُس کے تدریجی ارتقاء میں پوری کوشش کی۔ تاہم یہ چیز بڑی نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے کسی نبی کی شریعت میں انسان کی کُلّی ترقی کے سامان نہیں پائے جاتے تھے۔

غرض انبیاء علیہم السلام اور آسمانی شرائع کا سلسلہ تو اپنے عروج اور کمال اور افضلیت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگیا لیکن فلسفیوں کا جو سلسلہ ہے وہ کسی پر ختم ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سلسلہ کو کمال حاصل ہے نہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب ہم فلاسفروں اور مفکّرین کے حالات کا مطالعہ کرتے اور ان کے نظریات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ ان کی فکر اور تدبّر کے نتیجہ میں (گو اس میں شک نہیں انہوں نے بعض اچھی باتیں بھی کہی ہیں مگر مجموعی لحاظ سے) انسان کو جو کچھ ملا ہے وہ محض

جُزوی بھلائی اور خیر

تھی۔ اس میں ایک تو انسان کی کامل ترقیات کے سامان نہیں تھے۔ دُوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی انسان کی کوئی ایسی آزادانہ فکر اور اس کے نتیجہ میں کوئی نظریہ قرآن کریم سے بہتر ہمیں نظر نہیں آتا۔
بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی فکر و تدبر نے کام تو ضرور کیا۔ بعض لوگ بڑے اچھے دل رکھنے والے تھے۔ ان کی طبیعت میں انسانیت کی خیرخواہی بھی پائی جاتی تھی۔ ہم یہ ساری باتیں تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اُن کا دُنیوی فکر و تدبّر اپنے کمال کو نہیں پہنچا تھا۔
انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ پر جب ہم غور کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جو چیز نمایاں ہوتی ہے اور جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں مختلف مثالیں دے کر واضح کیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی شریعتوں نے انسان کو جزوی ترقی کے سامان دیئے تھے۔ کُلّی ترقی یا کامل ارتقاء کا سامان یعنی وہ علوم جن سے انسان اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچا سکے، وہ علوم صرف اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں، پہلوں نے نہیں سکھائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائیبل کی یہ مثال دی ہے کہ یہودیوں کی تاریخ کی ابتداء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ اگر کوئی شخص تیرے گال پر تھپڑ لگاتا ہے تو اس کی گال پر ضرور تھپڑ لگے۔ معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور پھر یہودیوں کی تاریخ کے آخری دَور میں کہا گیا۔ اگر کوئی آدمی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارتا ہے تو تو دُوسرا گال بھی اُسکے سامنے کر دے۔ دراصل وہ بھی

ایک جُزوی حکم

ہے اور یہ بھی ایک جُزوی حُکم ہے۔ اسکے مقابلے میں اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر کوئی شخص تیرے مُنہ پر تھپڑ لگاتا ہے تو ایسے موقع پر تیرے ذہن میں دو چیزیں آنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ اپنی صلاحیت کو دیکھو۔ خدا تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے۔ تجھے اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک انتہائی حسین اور ارفع نعمت ہے۔ اس عمدہ تعلیم کے ذریعہ تیری تربیت کی گئی اور دوسرے یہ کہ تیرے بھائی کا درد تیرے دل میں پیدا کیا گیا۔ ان دو پہلوؤں کے لحاظ سے ایک چیز نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے اور وہ تیرا یہ ردِ عمل ہے کہ میں اپنے نفس اور اس کے جذبات کو قربان کرتے ہوئے معاف کرتا ہوں۔ اس قسم کا ردِ عمل کہ خدا تعالیٰ کے لئے جذبات کو قربان کر دیا جائے۔ اسلامی تعلیم ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اگر بدلہ لینے کی صورت میں گال پر تھپڑ لگانے کی ضرورت ہے تو یہ کام اپنی نفسانی خواہشات یا حیوانی جذبہ کے ماتحت نہیں کرنا۔ اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر کسی سے بدلہ لینے کی ضرورت ہے تو پھر تم نے اس طرح نہیں لڑنا جس طرح بکریاں لڑتی ہیں یا شیر لڑتے ہیں یا مینڈھے لڑتے ہیں اور یہ اتنے زور سے ٹکر مارتے ہیں کہ انسان سمجھتا ہے کہ اگر وہ اتنے زور سے ٹکر مارے تو اس کی کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ پس جس طرح دوسری چیزوں کی آپس میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اس طرح تم نے دوسرے انسان سے بدلہ نہیں لینا۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ جس طرح دوسرے لوگ لڑتے ہیں اسی طرح مسلمان بھی لڑتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ عمل اسلامی تعلیم پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے بلکہ ایسی صورت میں تو وہ حقیقی انسان بھی نہیں ہوتے۔ مثلاً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چوری کرتا ہے وہ چوری کرنے کی حالت میں مسلمان نہیں رہتا۔ اسی طرح جو شخص بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتا ہے، وہ اس وقت انسان کی حیثیت میں نہیں لڑ رہا ہوتا۔ وہ اس وقت گویا

انسانی معیار

سے نیچے گرا ہوا ہوتا ہے۔

پس ایسی صورت میں ہر سچے مسلمان کے سامنے ایک تو یہ چیز آتی ہے کہ اسے اپنے جذبات کو خدا اور اس کی رضا کے حصول کے لئے قربان کر دینا چاہیئے اور دوسرے یہ کہ اس کا اصل مقصود اس کے بھائی کی اصلاح کرنا ہے یعنی اگر کسی کو معاف کر دینے میں اس کی اصلاح ہوتی ہے تو معاف کر دو۔ اگر بدلہ لینے میں اس کی اصلاح ہوتی ہے تو بدلہ لو مگر ان ہر دو پہلوؤں کے متعلق انسان کو اپنی سمجھ اور ذہنی قابلیت کے مطابق ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ جہاں تک سمجھ اور قابلیت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔

جو چیز انسان کی سمجھ سے بالا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کا مکلف نہیں ٹھہرایا۔

غرض انسان اگر یہ سمجھے کہ میں بدلہ لوں تو دوسرے کی اصلاح ہوتی ہے تو پھر بھی غصہ کی حالت میں نہیں۔ بلکہ اصلاح کی غرض سے بدلہ لینا ہے۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھے کہ میں معاف کر دوں تو شاید اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ اس کے اندر شرمندگی کے جذبات پیدا ہو جائیں گے کیونکہ انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ندامت محسوس کرتی ہے تو پھر وہ اس کو معاف کر دے۔ چنانچہ مسلمان عموماً معاف کر دیتا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ کسی سے بدلہ لیتا ہے تو وہ اپنی

خواہش نفس کے طور پر

نہیں لے رہا ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق لے رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کسی وقت بھی معاف نہ کرتا۔

بہرحال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق لوگوں کی ایک مخصوص صلاحیت کی پرورش اور اس کی نشوونما کے لئے بدلہ لینے کی تعلیم دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق ایک دوسری صلاحیت کی پرورش اور نشوونما کے لئے صرف معاف کر دینے کی تعلیم پر زور دیا۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند کی پرانی تاریخ کو دیکھیں۔ برصغیر میں جو انبیاء آئے ہیں ان میں سے ایک حضرت گوتم بدھ ہیں دھیمی طبیعت والے اور دوسری طرف وہ ہیں جو اگر وید کی آواز کان میں پڑ جائے تو سیسہ پگھلا کر کانوں میں ڈالنے والے ہیں۔ یہ ہدایتیں اپنے زمانہ میں انسان کی اصلاح کرنے کے لئے آئی تھیں۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بگڑ کر بھیانک شکلیں اختیار کر گئیں لیکن جس طرح پھول بگڑتا ہے تو وہ گاجر نہیں بنا کرتا اور جب گاجر بگڑتی ہے تو وہ گلاب کے پھول کی شکل اختیار نہیں کرتی۔ اسی طرح ان کی بگڑی ہوئی شکل بگڑے ہوئے ہونے کے باوجود اپنی اصلی حیثیت کی طرف اشارہ کر رہی ہوتی ہے۔ ورنہ حضرت گوتم بدھ کی تعلیم جو ہے وہ بگڑ کر سیسہ پگھلا کر ڈالنے والی بن جاتی۔ حضرت گوتم بدھ نے نرمی پر زور دیا تھا وہ نرمی کی طرف بگڑی۔ دوسری طرف سختی پر زور دیا گیا تھا وہ جب بگڑی تو سختی کی طرف بگڑی۔

بہرحال انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ انسان کی صلاحیتوں کی جزوی نشوونما کے سامان پیدا کئے گئے مثلاً ایک بلند مینار ہے اس کے اوپر چڑھنے کیلئے سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہر سیڑھی کو اگر ہم ایک زمانہ سمجھ لیں تو انسان گویا اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے نبی کی انگلی پکڑ کر ایک سیڑھی چڑھ گیا۔ پھر ایک اور نبی آیا اس نے انسان کو اگلی سیڑھی چڑھا دی اور اسی طرح اس بلند مینار پر چڑھنے کے لئے جزوی طور پر مدد کی گئی لیکن اس مینار کے اوپر تک پہنچنے کے سامان نہیں پیدا کئے گئے۔

جہاں تک فلسفہ کا تعلق ہے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اس سلسلہ میں انسانی فکر و تدبر کے نتیجہ میں نئے سے نئے فلسفیانہ سچائیں بڑی نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ خاص طور پر

اقتصادی اور معاشرتی تعلقات،

کے بارے میں نئے سے نیا فلسفہ سامنے آرہا ہے۔ مذہبی لحاظ سے بھی مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہود سے کہا تھا کہ دیکھنا کسی یہودی سے سود نہ لینا۔ اس حکم کے اندر اقتصادی اور معاشرتی دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلام کا یہ کمال ہے کہ اس نے کہا کسی سے بھی سود نہیں لینا

پس آج کا جو معاشرہ ہے اس کی تفصیل میں تو اس وقت جانے کا وقت نہیں لیکن اتنی بات تو ہر کوئی جانتا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر اس وقت اقتصادی اور معاشرتی تعلقات کے لحاظ سے جو سرمایہ دارانہ نظام ہے، اس کی اشتراکی نظام سے بڑا زبردست CLASH (کلیش) ہے۔ اسی ٹکراؤ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے بہرحال خیر خواہ نہیں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اگر دوستی کا ہاتھ بڑھائیں تو یہ خیر خواہی نہیں اور چیز ہے

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے۔ میں جب ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے دورے پر گیا تھا تو فرانکفورٹ سے لیگوس تک چھ گھنٹے دس منٹ کی بڑی لمبی فلائٹ تھی۔ ہماری پچھلی سیٹ پر دو بوڑھے امریکن بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے تعارف ہوا۔ پھر باتیں شروع ہو گئیں۔ باتوں باتوں میں میں نے ان سے کہا کہ یہ سوچ کر انسان حیران ہوتا ہے کہ انسان انسان سے پیار کرنا کب سیکھے گا۔ چونکہ وہ پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ ہیں۔ فوراً سمجھ گئے کہ اس نے ہم پر سخت طعن کیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک کہنے لگا اب تو ہمارے تعلقات روس سے اچھے ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ "OUT OF FEAR, NOT OUT OF LOVE" خوف کی وجہ سے تمہارے تعلقات اچھے ہو رہے ہیں۔ پیار کی وجہ سے تو تمہارے تعلقات اچھے نہیں ہو رہے۔ وہ بے اختیار کہنے لگا کہ یہ بات آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ تاہم یہ تسلیم کریں کہ ایک قدم صحیح جہت کی طرف اٹھایا گیا ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ایک قدم صحیح جہت کی طرف اٹھایا گیا ہے۔ لیکن ایک ہی قدم اٹھایا گیا ہے۔ یعنی میری وہی بات آگئی کہ یہ ایک جزوی حرکت ہے کلی حرکت نہیں ہے۔

پھر اسی طرح آج کا جو فلسفہ ہے وہ مختلف گروہوں میں بٹ گیا ہے اور اپنے اپنے حالات کے مطابق انہوں نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے انسانی گروہ کی جزوی ترقیات پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن

کلی ترقیات کے سامان

پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جہاں مادی صلاحیتیں دی ہیں وہاں روحانی طور پر بھی استعدادیں بخشی ہیں۔ اب نہ سرمایہ دارانہ نظام انسان کی روحانی استعدادوں، روحانی قدروں اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کی طرف متوجہ نظر آتا ہے اور نہ اشتراکی نظام اس طرف متوجہ نظر آتا ہے۔

پھر روس نے تو اخلاقیات کو بھی بالکل چھوڑ دیا تھا۔ ان کے نزدیک اخلاقی طاقتیں گویا موجود ہی نہیں۔ انہوں نے اخلاقی طاقتوں کو پہچانا ہی نہیں تو پھر ان کے متعلق انہوں نے کوشش کیا کرنی تھی۔ چین نے اخلاقیات کو بھی اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہے لیکن روحانی استعدادوں کو انہوں نے بھی بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ غرض روس اور چین یہ بات کھلم کھلا کہتے ہیں کہ روحانی استعدادوں کا تو وجود ہے ہی نہیں۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک انسانوں میں سے لاکھوں بزرگوں اور مقربین الٰہی کا یہ

مشاہدہ اور تجربہ

ہے کہ اللہ ہے اور روحانی اقدار ہیں اور ان کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق بڑھانا چاہیئے۔

غرض یہ ایک مختصر تاریخی پس منظر ہے قرآن کریم کی عظمت اور شان کو سمجھنے کے لئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کو لیں۔ ہر نبی کی تعلیم انسان کی جزوی ترقیات کے سامان پیدا کر رہی ہے اور ان کو درجہ بدرجہ اعلیٰ مقام کی طرف لے جا رہی ہے چنانچہ ایک کے بعد دوسرا نبی آیا اور اس نے انسان کے لئے جزوی ترقیات کے سامان فراہم کئے۔ کہتے ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تو ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سیڑھیاں تھیں جن پر چڑھا کر انسان کو بلند ترین مینار کی اس چوٹی پر لے گئے جو انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے

موجودہ زمانہ کے فلاسفر اور مفکر یعنی حقائق اشیاء کے متعلق غور اور تدبر کرنے والے لوگوں میں کچھ خوبیاں بھی نظر آتی ہیں۔ آخر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ تو ہر عیب تو ان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ گو ان کے اندر فکر میں برائی زیادہ ہے۔ کم عقلی زیادہ ہے۔ ان میں فراست کی کمی ہے لیکن پھر ان میں اچھی باتیں بھی ہیں البتہ ان کی جو اچھی چیزیں ہیں۔ وہ انسان کی ساری ضرورت کو کلی طور پر پورا نہیں کر سکتیں۔ انسان کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنے کا دعوےٰ صرف قرآن کریم کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔

"وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا" (بنی اسرائیل: ۱۳)

اس آیہ کریمہ کے ایک حصہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ

قرآن کریم کی ہدایت

اور تربیت اور تعلیم انسان کی جزوی ترقی کے لئے نہیں آئی بلکہ کلی ترقی کے لئے آئی ہے۔ چنانچہ ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام انسان کے درخت وجود کی ہر شاخ کی پرورش کرنے والا ہے۔

. . . . انسان کے درخت وجود کی جس قدر بھی ترقی ہو سکتی تھی یعنی اس کی ہر شاخ خوبصورت ہو اس کے لئے قرآن کریم میں مکمل تعلیم موجود ہے ہم اس حسین تعلیم پر عمل نہ کریں تو اس کے ہم ذمہ دار ہیں۔ اس کا الزام ہم پر آئے گا۔ اسلام کی تعلیم پر اس کا الزام نہیں آئے گا لیکن سوال یہ ہے ہم کیوں اس پر عمل نہ کریں ہمارے سامنے اچھی گرم گرم روٹی آئے تو اپنی عادت سے بھی زیادہ کھا جاتے ہیں ایک وقتی لذت کے لئے اپنا پیٹ خراب کر لیتے ہیں۔ کسی آدمی کو کوئی چیز پسند ہے کسی کو کوئی چیز پسند ہے۔ جن لوگوں کو آم پسند ہیں۔ کھانا کھا چکنے کے بعد اگر ان کے پاس آم آجائیں تو وہ سارے کھا جائیں گے۔ کسی آدمی کو انگور پسند ہیں تو وہ بے تحاشا انگور کھا جائے گا۔

غالباً ہمارے ایک بادشاہ کا واقعہ ہے ایک دفعہ قندھار کی طرف سے اونٹوں پر بڑے موٹے موٹے آڑوؤں کے ٹوکرے آئے جن کی تعداد شاید ۱۶۵ تھی (ویسے تو صوبہ سرحد میں بھی بڑے موٹے موٹے آڑو ہوا کرتے تھے) بابر آخر بادشاہ تھے۔ انہوں نے دنیا کو بھی کھلانا ہوتا تھا اور پھر ان کی فطرت پر اسلام کا بھی اثر تھا۔ انہوں نے ہر ایک ٹوکرے میں سے ایک ایک آڑو نکال کر کھا لیا اور اس طرح ایک اندازہ کے مطابق انہوں نے قریباً ۲ سیر آڑو کھا لئے۔ یہ دیکھنے گئے تھے کہ کس قسم کے آڑو میری طرف بھیجے گئے ہیں۔ پس کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس کو آڑو پسند ہیں وہ بے تحاشا آڑو کھا جاتا ہے جس کو آم پسند ہیں وہ آم کھا جاتا ہے اور جس کو گرم گرم مزے دار روٹی مل جائے وہ بہت ساری روٹیاں کھا جاتا ہے۔ مگر اسلامی تعلیم جو کامل لذت اور

کامل افادہ کا ذریعہ

ہے اسے لوگ ساری کی ساری کیوں نہیں لیتے۔ جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی آدمی اپنے شوق میں آم کھا گیا یا آڑو کھا گیا یا گرم گرم روٹی کھا گیا تو اس سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اسلام اور اس کی تعلیمات کو بھی پورے کا پورا لے لینا چاہیئے کیونکہ اس سے اچھی اور لذیذ چیز اور کوئی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار سے زیادہ لذت والی چیز تو کوئی اور نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو بڑی کثرت سے بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا پیار ملتا ہے اور یہ ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے اس لئے قرآن کریم پر ہم کیوں عمل نہ کریں۔

پس قرآن کریم کا دعوےٰ یہ ہے اور ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ یہ انسان کے درخت وجود کی ہر شاخ کی پرورش کرنے والا ہے۔ یہ انسان کی جزوی ترقی کے لئے نازل نہیں ہوا بلکہ اس کی کلی ترقی کے لئے نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی استعدادیں، قوتیں اور صلاحیتیں دی ہیں، ان کی کامل پرورش کے لئے قرآن کریم میں مکمل تعلیم موجود ہے۔ اس واسطے یہ ایک عظیم کتاب ہے۔ ہر احمدی بچے۔ جوان۔ بوڑھے اور ہر احمدی مرد اور عورت کو چاہیئے کہ وہ اس عظیم کتاب پر غور کیا کرے۔ تمام احمدی اس پر غور کریں اور غور کریں اور اس میں سے اپنی جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی لذتوں کے سامان تلاش کریں کیونکہ حقیقت یہی ہے اور اسی کی طرف آج ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پکڑ کر (سختی کے ساتھ جھنجھوڑ کر) لایا گیا ہے۔ فرمایا

"اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی بھلائی قرآن کریم میں ہے اس پر غور کرو اور ہر اچھی بات اس میں سے تلاش کرو۔

پس قرآن کریم بڑی عظمت والی اور بڑی

بلند شان والی کتاب

ہے۔ اب اس کے متعلق آج میرا یہ دوسرا خطبہ ہے۔ میرے پہلے خطبہ کا عنوان تھا

۱۔ "وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا"

۲۔ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ (نحل: ۶۵)

اس قسم کی عظیم کتاب سے انقطاع لسانی یا انقطاع قلبی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ اس کی حماقت کی انتہا ہو گی جس طرح اسلام

حسن و احسان کی انتہا

ہے اسی طرح قرآن کریم کو چھوڑنا انسانی فعل کے لحاظ سے یعنی قرآن کریم کو چھوڑنے کے لحاظ سے حماقت کی انتہا ہے۔ حماقت تو تھوڑی بھی نہیں کرنی چاہیئے چہ جائیکہ حماقت کی انتہا کر دی جائے۔ پس اس قسم کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ غرض قرآن کریم سے کما حقہ مستفید ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور اس پر غور کرتے رہنا چاہیئے اور اس کو حرز جان بنا لینا چاہیئے۔ اس کو اپنی روح سمجھنا چاہیئے تمام توہمات کو دور کر کے اس کو اپنے سینے سے لگائے رکھنا چاہیئے

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے۔ بعض مسلمان یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کو اپنے ساتھ نہ رکھو شاید تم سو جاؤ اور اس کی طرف تمہاری پیٹھ ہو جائے۔ کیا عجیب خیال ہے۔ جب تم جاگ رہے ہوتے ہو تو تم نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہوتا ہے۔ اس کی تعلیم کو قبول نہیں کرتے۔ لیکن جب تم سوئے ہوئے ہوتے ہو اور خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے نہیں ہوتے اس وقت تمہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ قرآن کی طرف پیٹھ نہ ہو جائے۔ یہ خیال تو درست نہیں۔

بہرحال اس وقت تو میرے بھائی اور بہنیں، میرے عزیز بچے اور میرے بزرگ میرے مخاطب ہیں میں آپ سب سے یہ کہوں گا کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے بڑی عظمت والی کتاب ہے۔ اس کتاب کی برکت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض تھا کہ جس نے اُس گمنام شخص کو جو ایک گمنام بستی میں پیدا ہوا تھا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہائی پیار کیا تھا اس کو اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فیض اور

قرآن کریم کی برکت

نے ساری دنیا میں معروف و مشہور کر دیا۔ چنانچہ پانچ پانچ ہزار میل دور لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جن کے دل میں مہدی معہود علیہ السلام کا پیار سمندر کی لہروں کی طرح اٹھ رہا ہے۔ اس لئے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو ایک نبی کی حیثیت سے ہماری طرف آئے ان کی بدولت ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ دیکھا اور انہوں نے ہمیں بھی کہا ہے کہ قرآن کریم کی طرف منہ کر لو گے تو ساری بھلائیاں تمہارے نصیب اور مقدر میں آجائیں گی اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل ہو جائے گا اور اس طرح ساری لذتیں اور سرور تمہیں مل جائے گا۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔

۳ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بنیادی حکم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل چھائیوں، اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور فون ۶۹۰۶

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مکمل سیٹ جملہ ۸۴
۲۳ جلدوں میں
ہدیہ :- ۲۶۰/۰۰ روپے
علاوہ محصول ڈاک
جلد ۵ تا ۹ اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو مہیا کر دی جاویں گی۔
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۲۸۱

ماہنامہ الفرقان ربوہ
کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک
" یہ رسالہ بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرنا چاہیئے "۔
سالانہ چندہ -/۷ روپے (مینجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ زیورات
اور چاندی کے خوشنما سیٹ و برتن کے لئے !
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۲۶

ھوالشافی
دانت منہ
نکلوائیے
جب غذا میں سے وٹامن سی اور کیلشیم وغیرہ جزو بدن بن کر مسوڑھوں اور دانتوں تک پہنچنے کی بجائے پاخانے پیشاب تھوک اور پسینے وغیرہ کے رستہ خارج ہوتے رہیں تو مسوڑھے اور دانت گل سڑ کر پائیوریا (ماخورہ) اور کیریز (دانتوں کے گھن) کی امراض اور تیزابیت اور دل کا عارضہ بھی لاحق ہوتا ہے۔ اینٹی پائیوریا ۱/۲ اور اینٹی کیریز ۱/۲ اور ٹوتھ پوڈر ۲/- ان امراض کا مستقل اور فوری علاج ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیو کیمک کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر عمر کی چوزیاں مرغیاں، انڈے
رعایتی نرخوں پر
عارضی ریٹ یک روزہ چوزیاں ۲/۰۰ روپے سینکڑہ
ہزارے سے اندر کو ۱۷۵/۰۰ ٫ ٫
مرغیاں ۸ تا ۱۰ روپے فی مرغی
انڈے ۲/۲۰ روپے درجن
مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

لاہور میں الفضل کے نئے ایجنٹ کا تقرر

مورخہ ۲۲ ظہور / اگست سے مکرم ملک منور احمد صاحب ابن مکرم ملک سعادت احمد صاحب لاہور میں الفضل کے نئے ایجنٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ان سے پورا تعاون فرمایا جائے اخبار حسب سابق احباب کی خدمت میں پہنچنے کا انتظام بدستور جاری رہے گا۔ اگر کوئی وقت پیش آئے تو احباب فون نمبر ۶۸۲۶۸ اور ۶۷۶۳۱ پر مکرم ملک سعادت احمد صاحب نگران ایجنسی لاہور کو اطلاع کر دیں نیز مکرم ملک صاحب کے گھر کا پتہ حسب ذیل ہے :-

۵ عثمانیہ سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

نوٹ : اب مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کا الفضل کی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(مینجر الفضل)

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹرز سرگودھا
معرفت سرگودھا

روانگی از سرگودھا				روانگی از لاہور			
۱	۳-۳۰ صبح	۱۹	۱۱-۱۰	۱	۲-۴۰ صبح	۱۹	۱۱-۱۰
۲	۳-۵۵	۲۰	۱۱-۲۵	۲	۲-۵۰	۲۰	۱۱-۴۰
۳	۴-۲۰	۲۱	۱۱-۵۰	۳	۳-۰۰	۲۱	۱۲-۳۰
۴	۴-۴۵	۲۲	۱۲-۱۵	۴	۳-۱۰	۲۲	۱۳-۳۰
۵	۵-۱۰	۲۳	۱۲-۴۰	۵	۳-۳۵	۲۳	۱۳-۴۰
۶	۵-۳۵	۲۴	۱۳-۰۵	۶	۳-۵۵	۲۴	[illegible]-۳۰
۷	۶-۰۰	۲۵	۱۳-۳۰	۷	۴-۵۵	۲۵	۱۵-۰۰
۸	۶-۲۵	۲۶	۱۴-۲۰	۸	۵-۰۰	۲۶	۱۵-۱۰
۹	۶-۵۰	۲۷	۱۴-۴۵	۹	۶-۳۰	۲۷	۱۶-۰۰
۱۰	۷-۱۵	۲۸	۱۵-۱۰	۱۰	۶-۴۰	۲۸	۱۶-۱۰
۱۱	۷-۴۰	۲۹	۱۵-۳۵	۱۱	۶-۵۰	۲۹	۱۶-۲۰
۱۲	۸-۰۵	۳۰	۱۶-۰۰	۱۲	۶-۰۰	۳۰	۱۷-۰۰
۱۳	۸-۳۰	۳۱	۱۶-۳۰	۱۳	۷-۰۰	۳۱	۱۷-۴۰
۱۴	۸-۵۵	۳۲	۱۷-۱۵	۱۴	۷-۱۰	۳۲	۱۷-۵۰
۱۵	۹-۲۰	۳۳	۱۸-۰۰	۱۵	۸-۱۰	۳۳	۱۸-۲۰
۱۶	۹-۴۵	۳۴	۱۹-۰۰	۱۶	۹-۰۰	۳۴	۱۹-۰۵
۱۷	۱۰-۱۰	۳۵	-	۱۷	۹-۱۰	۳۵	۱۹-۳۰
۱۸	۱۰-۳۵		— —	۱۸	۱۰-۳۰		—

جنرل منیجر

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے والی اکسیر دوا پیور الفلفا ٹانک کا لگاتار استعمال خون کی کمی بھوک کی کمی پریشانی خوف معدہ اور جگر اور اعضائے رئیسہ کی ہر کمزوری غذا کا جزو بدن نہ بننا طاقت زدہ کرے اور دماغ کے کھانے کے باوجود کمزوری اور دیگر ہر قسم کی کمزوریاں دور کر کے جسم دل دماغ کو صحت بخشنے میں جادو اثر ہے قیمت فی شیشی تین روپے مکمل کورس نو ماہ ۱۱ روپے خرچہ ڈاک ۱/۵۰
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

درخواستِ دعا

میرا بچہ محمد احمد بعمر ایک سال پندرہ بیس روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور بہت زیادہ کمزور ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے احباب کرام سے اس کی جلد شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے (رشید احمد خالد ہلال فیکٹری ایریا ربوہ)

آل ربوہ تقریری مقابلہ

مورخہ ۳۱/۸ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار العلوم غربی ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ دار العلوم غربی کے زیر انتظام آل ربوہ تقریری مقابلہ کروایا جا رہا ہے۔ ربوہ کے خدام جو اس میں حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وقت مقررہ پر مسجد میں تشریف لے آئیں۔ عناوین درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کی سیرت
(۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳) پاکستان کی نئی نسل کی ذمہ داریاں
(۴) باادب بامراد
(۵) کوئی اور موضوع جس کی منظوری ایک روز قبل زعیم محلہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

تقریر کے لیے وقت ۵ سے ۸ منٹ تک ہوگا۔ انعامات نتائج کے اعلان کے ساتھ ہی تقسیم کئے جائیں گے

(ملک محمد اعظم زعیم محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچاس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۳۵۱ھش / ۱۹۷۲ء

الحمد للہ کہ اس سال کی فضل عمر درس القرآن کلاس جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایبٹ آباد سے تشریف لا کر مورخہ ۲۲ ماہ وفا (جولائی) بروز ہفتہ صبح ۸½ بجے کے قریب ایک پر معارف خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا تھا۔ تین ہفتہ تک جاری رہ کر ۱۴ ماہ ظہور (اگست) کو مقررہ نصاب کے امتحان اور ایک الوداعی پارٹی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں عصرانہ قریبی نہر پر طلباء کی پکنک ہوئی۔

دو خصوصیتیں

۱۔ اس کلاس میں امسال کے درس کے ساتھ قرآن مجید کے درس کا چھ سالہ ایک دور مکمل ہو گیا ہے۔

۲۔ گزشتہ سالوں میں یہ کلاس ربوہ میں ہی ایک ماہ کے لئے منعقد ہوتی رہی تھی اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء کے اس کلاس میں تعلیم القرآن کے واسطے مرکز میں آنے سے قبل ضروری قرار دیا تھا کہ وہ اپنے اضلاع کی جماعتوں میں امراء ضلع اور مربیان سلسلہ کی زیر نگرانی ہفتہ بھر کی کلاس میں زیر تربیت رہ کر اس ہفتہ کے مقررہ نصاب کی تعلیم حاصل کریں۔ چنانچہ ایسے طلباء جنہوں نے وہاں مقامی کلاسوں میں شرکت کی تھی وہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ربوہ کی مرکزی کلاس میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔

انتظامی سب کمیٹیاں

مرکز میں کلاس کے طلباء کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو انتظامی سب کمیٹیاں منظور و مقرر فرمائی تھیں جن میں سے ایک کا تعلق طلباء کی رہائش اور خوراک وغیرہ کے انتظامات سے تھا اور دوسری کا تعلق تعلیم و تدریس کے انتظامات سے تھا ہر دو کمیٹیوں نے اپنے متعلقہ جملہ انتظامات اپنے محاسن کے ساتھ بخیر و خوبی سر انجام دیئے۔ اس سال کلاس ہذا کے طلباء و طالبات کے اختتامی امتحان کے لئے علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا تھا۔

بعض کوائف

تمام طلباء کو داخلہ فارم پر کروانے کے بعد ٹکٹ (بطور بیج) جاری کئے گئے تھے۔ داخلہ کے مطابق کلاس میں پاکستان سے ۴۸ ضلعوں کی ۲۰۷ جماعتوں کے ۳۹۱ طلباء داخل ہوئے جن میں سے ۴۶ ربوہ کے اور ۳۴۵ بیرون جات سے آئے تھے جن کی رہائش کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا تھا جہاں انہیں ضروری سہولتیں مہیا کی گئی تھیں۔ خوراک کا اہتمام دار الضیافت میں کیا گیا تھا۔

کلاس میں طالبات کی تعداد ۴۰۹ تک پہنچی جن میں بڑی تعداد ربوہ کی طالبات کی تھی۔ طالبات سے متعلقہ جملہ انتظامات حضرت سیدہ محترمہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خصوصی توجہ اور اہتمام سے نہایت عمدگی سے انجام پذیر ہوئے جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ طالبات سے متعلقہ رپورٹ محترمہ محمودہ انیس شہناز صاحبہ نائب جنرل سیکرٹری آگے بطور قسط دوم درج ہوگی

فضل عمر درس القرآن کلاس روزانہ صبح ۷ بجے سے ۱۲:۴۵ قبل دوپہر تک مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوتی رہی جہاں طالبات کے لئے پردہ کا بہترین انتظام موجود تھا۔ تمام طلبہ حسب وار ترتیب سے اپنی مقررہ جگہوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ تدریس کے دوران کلاس میں لاؤڈ سپیکر، بجلی کے پنکھوں، پینے کے لئے ٹھنڈے پانی نیز گرمی کی شدت سے بچاؤ کے لئے صحن مسجد میں سائبانوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہر طالب علم کو ایک مطبوعہ ٹکٹ (بطور بیج) دیا گیا تھا جس پر اس کا نام رول نمبر حسب نمبر اور بلاک کے نام کے علاوہ اس کے ضلع اور متعلقہ جماعت کے نام کا بھی اندراج تھا اس انتظام کی بدولت طلباء کی حاضری و بندوبست نظم و ضبط اور نگرانی وغیرہ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے اور کم وقت میں پایہ تکمیل کو پہنچانے میں ہر طرح سہولت رہی۔

نصاب

مرکز میں منعقد ہونے والی اس کلاس کے مقررہ تین منزلوں میں جو نصاب طلباء و طالبات کو پڑھایا گیا اس کی تفصیل پہلے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

طلباء کی تقریری مشق کے لئے روزانہ پون گھنٹہ ہوتا تھا نیز بعد نماز عصر طلباء کی مجلس مذاکرہ ایوان محمود میں منعقد ہوتی رہی یہ دلچسپ مجلس جس میں طلباء کے مختلف انواع سوالات کے جوابات دیئے جاتے روزانہ ایک گھنٹہ تک جاری رہتی۔

۵۔ مذکورہ نصاب کے پڑھانے کے واسطے جو اساتذہ کرام مقرر تھے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:-

الف۔ محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور خاکسار ابو العطاء (ان میں سے ہر ایک نے بالترتیب ڈیڑھ ڈیڑھ پارہ اور محترم حافظ بشیر الدین صاحب فاضل نے دو پارے پڑھائے)

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس

ب۔ تدریسی تقاریر مندرجہ ذیل صاحبان نے فرمائیں

محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے
" مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی سرگودھا
" قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
" مولانا دوست محمد صاحب شاہد
" مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی۔
محترم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ
" سید عبدالحی صاحب شاہد ایم اے
" حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب
" مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب
" مولانا نذیر احمد صاحب مبشر فاضل
" مسعود احمد خان صاحب دہلوی
خاکسار ابو العطاء
محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل
" مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر

طلباء کی مجلس مذاکرہ

طلباء کی مجلس مذاکرہ روزانہ بعد نماز عصر ایوان محمود میں منعقد کی جاتی رہی۔ متعدد علماء سلسلہ مقررہ ایام میں شمولیت فرما کر مختلف قسم کے سوالات کے جوابات طلباء کے ذہن نشین کراتے رہے۔

۶۔ الف۔ دوران تدریس کلاس میں طلباء کی نگرانی اور نظم و ضبط کے ضمن میں مندرجہ ذیل علماء کرام و اساتذہ بطور منتظمین مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں تندہی و خوش اسلوبی سے بلا وقفہ مصروف عمل رہتے رہے۔

۱۔ مکرم مولانا حافظ بشیر الدین صاحب
۲۔ " مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری
۳۔ " مولانا رشید احمد صاحب چغتائی
۴۔ " فضل کریم صاحب
۵۔ " پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر ایم اے
۶۔ " " محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے
۷۔ " " چوہدری ظفر احمد صاحب جنجی ایم ایس سی
۸۔ " ماسٹر چوہدری محمد ابراہیم صاحب حنیف ایم اے

طلباء کی تمام نمازوں میں باجماعت نماز کی حاضری کا اہتمام تھا۔ نماز فجر کے بعد درس دیا جاتا علاوہ ازیں وقتاً فوقتاً حالات کے مطابق نصائح کی جاتی رہیں نیز طلباء کے لئے مختلف کھیلوں کا بندوبست بھی کیا گیا۔ اس طرح طلباء کو ورزش کا موقع بھی ملتا رہا۔ ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے طلباء کا تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا جس کے لئے دو معیار مقرر تھے۔ بی اے اور ایم اے وغیرہ معیار اول کے مقابلہ میں ۶ طلباء نے حصہ لیا جبکہ معیار دوم (بی اے سے نیچے) کے مقابلہ میں ۲۶ طلباء نے حصہ لیا۔

امتحان:- مورخہ ۱۳ روفا بروز اتوار طلباء کا امتحان مسجد مبارک میں اور طالبات کا امتحان لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام لیا گیا۔ ۳۴۳ طلبہ نے امتحان دیا جبکہ ۳۹۹ طالبات امتحان میں شامل ہوئیں امتحان کے نتائج اور تقریری مقابلہ جات میں انعام کا مستحق قرار پانے والے طلبہ کے نام علیحدہ درج ہوں گے۔

الحمد للہ کہ سب کام پروگرام کے مطابق بخیر و خوبی سر انجام پائے۔ مورخہ ۱۳ روفا بروز اتوار بعد نماز عصر طلباء کے لئے الوداعی پارٹی مجلس انصار اللہ کے لان میں دی گئی جس میں طلباء، نگران و منتظمین، اساتذہ و علماء کرام اور بعض ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ محترم امیر صاحب مقامی چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے بھی شامل ہوئے بعد ازاں میزبانی کے فرائض سر انجام دیئے خورد و نوش کے بعد اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نظم سے ہوئی جس کے بعد خاکسار نے فضل عمر درس القرآن کلاس کے بارہ میں مختصر رپورٹ پیش کی۔ اور طلباء کو تلقین کی کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر خود عمل بھی کریں اور اپنی اپنی جگہ جا کر اسے پڑھائیں بھی۔ آخر میں محترم چوہدری صاحب امیر مقامی نے طلباء کو مختصر نصائح فرمائیں اور دعا کرائی۔

۱۴ اگست کو بوچھکے بنگلہ کی نہر پر پکنک منائی گئی۔ نہانے اور پانی میں بہاؤ کے خلاف چلنے کے مقابلہ جات، کبڈی اور بیت بازی کے دلچسپ مقابلے بھی ہوئے۔ محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنا کلام سنا کر محظوظ کیا۔ محترم مولوی نسیم سیفی صاحب نے بیت بازی میں منصفی فرمائی۔ عام اوقات کے علاوہ اس موقعہ پر بھی دار الضیافت کی طرف سے کھانے کا عمدہ انتظام تھا۔ الحمد للہ۔

اس کے بعد طلبہ کو گھروں کو جانے کی اجازت دی گئی۔

(ابو العطاء ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

گل گھوٹو (خناق)

اور حیوانات کی دوسری تمام بیماریوں کے لئے بھاری

اکسیرین

بفضلہ تعالیٰ نہایت موثر اور کارآمد ہے فی کورس (دس پیکٹ) چار روپیہ۔ درجن یا زیادہ پیکٹوں پر ۲۵٪ کمیشن خرچ ڈاک ۱/۷۰

نسخہ جات کا مکمل رسالہ

مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶

شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ

کے لئے

تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ

۲ ستمبر

ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)